

س: قرآن مجید کے بیان کردہ دھارک زکوٰۃ کون کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کے سماجی اثرات بیان کرتے ہوئے واضح کریں کہ اس کی تقسیم سے اسلامی معاشرے میں غربت کو لیکے کم کیا جا سکتا ہے؟

زکوٰۃ: Start with the summary of the answer as the introduction  
تعارف:

زکوٰۃ عالی عبادت ہے۔ یہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم ترین ہے۔ زکوٰۃ ۲ ہجری کو مسلمانوں پر فرض کی گئی۔  
لغوی معنی:

زکوٰۃ کی لغوی معنی پاں ہونا، نفا اور اقرائش کی ہے۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنی میں زکوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص جو کہ صاحب استطاعت والا ہو اس پر مقررہ حساب کے تحت مال کا حصہ لیا جاتا ہے اور غریبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

دھارک زکوٰۃ:

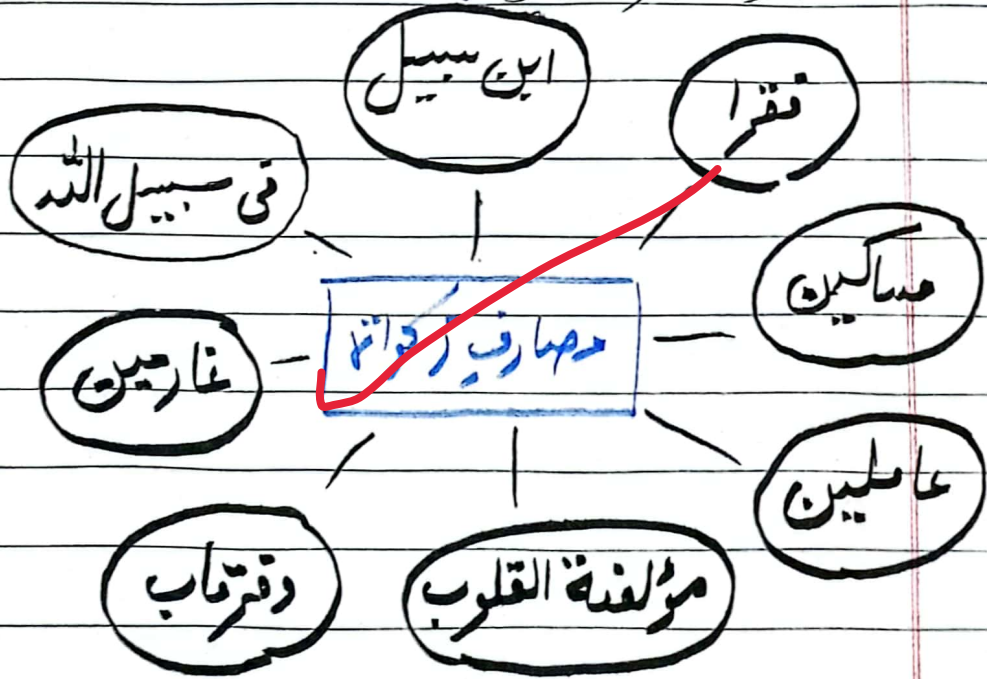
قرآن مجید میں دھارک زکوٰۃ کے بارے میں حکم یہ ہے:

انما الفقراء والمساكين والعملین علیہم والمولفۃ القلوب  
وفی الرقاب ولغارین وفی سبیل اللہ وفی سبیل اللہ  
فریضۃ من اللہ۔ (التوبہ: ۶۰)

ترجمہ :

”سوائے یہ نہیں کہ یہ صدقات فقروں، مسکینوں کے لیے ہیں اور نہ کوآلاتے کام پر مہمور لوگوں کے لیے، مؤلفتہ القلوب کے لیے۔ بلکہ یہ تو گردن کا پھرانے، قرضداروں کے، راجہ خدا اور مسافر نوازی کے استعمال کے لیے ہیں، یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے“

قرآن مجید کے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔



1- فقرا:

فقرا فقیر کی جمع ہے۔ فقیر سے مراد کوئی ایسا شخص ہے کہ کسی مشکل سے دوچار ہو۔ اور اس مشکل کے حل کے لیے اسے مدد کی ضرورت ہو۔

## ۲۔ مساکین:

مساکین 'مسکین' کی جمع ہے۔ مسکین سے مراد  
ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ تنگ ہو سکیں اس کا  
فقیر اسے (دوسروں) کو مسکین ہاتھ پھیلانے سے  
روکتا ہے۔

## ۳۔ عاقلین:

عاقلین سے مراد اللہ لوگ ہے جو زکوٰۃ  
کے کام پر مصروف رہتے ہیں۔ مطلب کہ زکوٰۃ  
کی تقسیم اور زکوٰۃ کو جمع کرنا۔ اللہ لوگوں کو ان  
کی سخاوتیں زکوٰۃ سے ہی ملتی ہے۔

## ۴۔ مؤلفۃ القلوب:

مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ جن کے  
دل جوڑے گئے ہو۔ یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد  
نئے مسلمان شدہ لوگوں کی حال سے دلجوئی کرنا۔

## ۵۔ وقرتاب:

وقرتاب سے مراد گردنوں کا چڑانے والے۔  
اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ غلام کو آزاد کرانے  
کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

## ۶۔ غارمین:

غارمین اللہ لوگوں کو کہتے ہیں جو کہ  
مقروض ہیں اور وہ اپنا قرض ادا نہیں  
کر سکتے۔ لہذا اللہ لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی  
ہے تاکہ وہ اپنا قرض ختم کر سکیں۔

## ۷۔ حق سبیل اللہ:

حق سبیل اللہ سے مراد ایسے لوگ ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں مثلاً جہاد کے لیے یا دین کی تبلیغ و اشاعت کے لیے۔ ایسے لوگوں کے پاس اگر کھائی جانے کا وقت نہ ہو تو ان کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے اخراجات اس زکوٰۃ کے رقم سے پورا کر سکیں۔

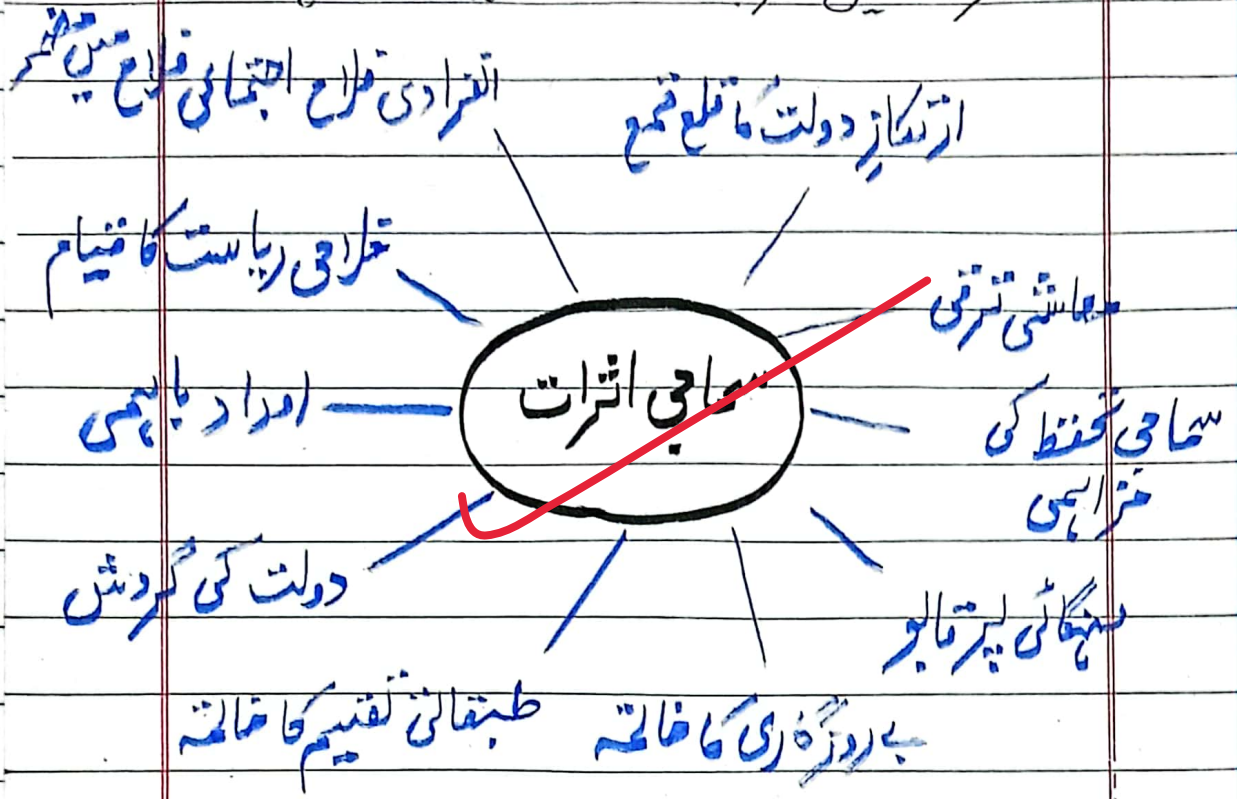
## ۸۔ ابن سبیل:

ابن سبیل سے مراد راستے کے مسافر۔ راستے کے مسافروں کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ اگر چہ ایسے لوگ خالدار ہو لیکن راستے میں اسے مدد کی ضرورت پڑے تو پھر ان کو زکوٰۃ ہی رقم دی جاتی ہے۔ اس سے حالات کو مد نظر رکھ کر اسے رقم دی جاتی ہے تاکہ اس کو کسی حثیت کو دیکھ کر۔

## زکوٰۃ کے سماجی اثرات اور زکوٰۃ کی تقسیم سے غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ بہت سے اثرات ہے۔ زکوٰۃ کے اخلاقی، روحانی، سماجی اور اخروی اثرات ہیں۔ زکوٰۃ کے سماجی اثرات مندرجہ ذیل ہیں اور انہیں سماجی اثرات کو مد نظر رکھ کر ہمیں یہ پتہ بھی چل جاتا ہے کہ اس کی تقسیم سے

معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے۔



### 1۔ ارتکاز دولت کا قلع قمع :

زکوٰۃ اور سرمایہ داری نظام میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مال یا دولت کسی ایک کے ہاتھ میں جمع نہیں ہوتا جبکہ سرمایہ داری نظام میں دولت ایک ہی شخص کے ہاتھ میں جمع ہوتی ہے۔ زکوٰۃ ارتکاز دولت کا قلع قمع کرتا ہے۔ زکوٰۃ سے دولت امیروں سے غریبوں میں منتقل ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

” لَیْسَ لِالْبَنَانِ دَوْلَةٌ بَيْنَ الْاَعْنِيَاءِ مِنْكُمْ (المشر: ۷)“

ترجمہ : ” کہ مال صرف مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرنا رہے۔“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت کی مصروفانہ تقسیم ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے معاشرے سے عزت کا خاطرہ ہوتا ہے۔

## ۲۔ معاشی ترقی:

زکوٰۃ چونکہ دولت کی مصروفانہ تقسیم کرتی ہے اور یہ سرمایہ میں اہتمام کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے زکوٰۃ سے معاشی ترقی ہوتی ہے اور ملک معاشی لحاظ سے مستحکم ہوتا ہے۔ جب ملک معاشی لحاظ سے مستحکم ہوتا ہے تو

عزت میں نمایاں کمی ہوتی ہے۔

Leave a line space between headings for neatness

## ۳۔ سماجی تحفظ کی فراہمی

اسلامی ریاست کا ایک اہم مقصد ہے عوام کو سماجی تحفظ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے اس مقصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے لوگوں کو سماجی تحفظ کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ ان کو بتایا ہوتا ہے کہ مال تو اگر مجھے کوئی ضرورت پیش ہو تو ریاست میری مدد کرے گی۔ یہی سماجی تحفظ معاشرے سے عزت کے خاطرے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

## ۴۔ ہنگامی پرتالو:

زکوٰۃ کے ذریعے افراطِ زر پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ زکوٰۃ کو سے عربوں کی امداد ہوتی ہے اور وہ زکوٰۃ کے مال سے اپنے لیے

وہ چیزیں خریدتے ہیں جن کو ان کی طلب ہوتی ہے۔ اس طرح سے طلب اور رسد میں زیادہ فرق نہیں ہوتا اور محنت مستحکم ہوتی جاتی ہے اور مستحکم ہر قابل پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ کنٹرول ہوتی ہے تو اس سے غربت میں بھی کمی آتی ہے۔

#### ۵۔ بے روزگاری کا خاتمہ:

زکوٰۃ سے بے روزگاری کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ایک طرف زکوٰۃ لوگوں کو مالی امداد فراہم کرتا ہے تو دوسری طرف وہ لوگوں کو بیروزگاری سے بھی نجات دلاتا ہے۔ لوگ زکوٰۃ کے مال سے اپنے لیے چھوٹے کاروبار شروع کرتے ہیں جن سے ان کو آمدنی آتی رہتی ہے اور ان کو بے روزگار ہونے سے بچاتی ہے۔ جب بے روزگاری ختم ہوتی ہے تو خود کفور معاشرے اور ملک سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

#### ۶۔ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:

زکوٰۃ طبقاتی تقسیم نہیں بلکہ مضمناہ تقسیم کا نام ہے۔ زکوٰۃ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ کرتی ہے۔ زکوٰۃ امدادوں سے غریبوں کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ نہ کہ انہوں کو نوازا جاتا ہے۔ اگر رشتہ دار زکوٰۃ کے مستحق ہے تو پھر غریبوں کے مقابلے میں رشتہ داروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جب طبقاتی تقسیم نہیں ہوتی تو غربت بھی

معاشرے میں نہیں رہی۔

## ۷۔ دولت کی گردش:

زکوٰۃ سے دولت کی گردش ہوتی ہے۔

زکوٰۃ معاشرے میں اوپر سے نیچے کی طرف منتقل ہوتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُلٌّ لِّلرَّيْطُونَ دَوْلَةٌ بَيْنَ الرَّعْنَاءِ مِنْكُمْ (الحشر: ۷)

ترجمہ:

”ناکہ مال صرف مالداروں میں گردش نہ کرتا رہا۔“

زکوٰۃ سے دولت مسلسل گردش میں رہتی ہے۔

اس سے امیر طبقہ ہمیشہ کے لیے امیر نہیں رہتا اور

نہ عزیز عیسویں عزیز رہتا ہے۔ بلکہ زکوٰۃ کی وجہ

سے دولت امیروں سے غریبوں کی طرف منتقل ہوتی

ہے۔ جس کی وجہ سے عزیز طبقہ اپنی ضروریات

کو پورا کرتی ہے اور معاشرے سے غریب کا خاتمہ

ہوتا ہے۔

## ۸۔ امداد باہمی:

زکوٰۃ کی وجہ سے امداد باہمی کا جذبہ

فروغ پاتا ہے۔ اس سے غریب کی مالی حالت

بہتر ہوتی ہے۔ معاشرے میں لوگ ایک دوسرے

کے درد کا جذبہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ کا حکم غریبوں کی

مالی حالت کے لیے ہی آیا ہے۔

نبی کریم ص نے فرمایا:

”زکوٰۃ اس لیے فرض کیا گیا کہ ان کے امرا سے لی جائے



اور غربا میں تقسیم کی جائے۔"

ایک اور جگہ پر حضورؐ نے فرمایا:

"وہ شخص مومن نہیں جو خود تو مسر ہو کر کھالے لگے"

اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔"

## ۹۔ فلاحی ریاست کا تقیام:

زکوٰۃ سے چونکہ غریب طبقے کی کفالت ہوتی

ہے۔ اس سے با روزگاری اور عزت کا خاتمہ

ہوتا ہے۔ اس سے معاشی لحاظ سے ملک مستحکم

ہوتا ہے تو ایک ریاستی فلاحی ریاست وجود میں

آتی ہے۔ اسی طرح ریاست میں لوگوں کی

بنیادی ضرورتیں پوری ہوتی ہے۔ جب بنیادی

ضرورتیں پوری ہونگے تو ایک ایسا معاشرہ

وجود میں آئے گا جس میں عزت کا نام و

نشان بھی نہ ہوگا۔

## ۱۰۔ انفرادی فلاح اجتماعی فلاح میں مشتمل ہے:

زکوٰۃ سے اجتماعی فلاح کا حصول ہوتا ہے۔

غریب طبقے کی مالی کفالت ہوتی ہے۔ اسی اجتماع،

انفراد سے مل کر بنتی ہے۔ تو جب اجتماعی فلاح

حاصل ہوتی ہے تو اس سے افراد کو فلاح ملتی

ہے۔ جب انفرادی فلاح کا حصول ہوتا ہے تو

عزت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

## خلاصہ بحث:

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس

Date: \_\_\_\_\_

سے مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں  
اس کے آٹھ و صراف بیان کرتے ہیں جن کو  
زکوٰۃ نہی جاسکتی ہے۔ زکوٰۃ آیت سے بہت سے  
سماجی فائدے ہیں اور انہیں فائدوں کے اثر  
بغیر مطالعہ کیا جانے پر بات واضح ہو  
جاتی ہے کہ زکوٰۃ سے مذمت کا خاتمہ ہوتا ہے

Good attempt !!